

118309 - وقف شدہ مال اور ملکی خزانے میں زکاۃ نہیں ہے چاہے اسے سرمایہ کاری میں لگا

دیا جائے

سوال

کیا وقف شدہ مال جن کو سرمایہ کاری میں لگایا جا چکا ہے اس میں زکاۃ واجب ہے؟ مثلاً: ملکی سطح پر جو منصوبے چلائے جاتے ہیں اور پھر ان سے حاصل ہونے والا نفع ملکی خزانے میں شامل کیا جاتا ہے ان پر زکاۃ ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

وقف شدہ اشیا چاہے انہیں سرمایہ کاری میں لگایا جا چکا ہے یا نہیں ان پر زکاۃ نہیں ہے؛ کیونکہ یہ کسی ایک شخص کی ملکیت میں نہیں ہیں۔ اگر وقف مال کو سرمایہ کاری میں لگایا بھی جائے تو اس کا نفع غریب، مساکین، نادار، اور طلبہ وغیرہ جیسی انہی مدوں پر خرچ ہو گا جو وقف کنندہ نے متعین کی تھیں۔

اب اگر کسی مستحق کو اس وقف شدہ مال میں سے کچھ بطور تعاون یا عطیہ ملتا ہے اور اس کی مقدار اتنی ہوتی ہے کہ خود نصاب تک پہنچ جائے یا وصول کنندہ کے پاس موجود اور مال کے ساتھ مل کر نصاب تک پہنچ جائے تو ایک سال گزرنے پر اس کی زکاۃ ادا کرنا ہوگی؛ کیونکہ اب یہ کسی ایک شخص کی ملکیت میں ہے اور اس میں زکاۃ واجب ہونے کی شرائط پوری ہو چکی ہیں۔

دائمى فتوى كميٹى كے علمائے كرام سے استفسار كيا كيا:

"ايك قبيلے نے خاصى رقم جمع كر كے ايک فنڈ قائم كيا اور پھر اسے قبيلے كے افراد پر آنے والى ديت كے لئے مختص كر ديا، پھر انہوں نے اس رقم كو تجارت ميں بهى لگايا، تجارت كى بدولت ملنے والا منافع بهى اسى مد ميں خرچ ہوتا ہے، تو كيا اس رقم پر زكاۃ واجب ہوتى ہے يا نہيں؟ اگر اس رقم كو تجارت ميں نہ لگايا جائے تو كيا اس پر زكاۃ ہے يا نہيں؟ اور كيا اسى قبيلے كے لوگ اپنے سونے اور چاندى كى زكاۃ اس فنڈ ميں جمع كروا سكتے ہيں؟"

تو انہوں نے جواب ديا:

"اگر حقيقت ايسى ہى ہے جيسے كہ ذكر كى گئى ہے تو پھر مذكورہ فنڈ ميں جمع شدہ رقم پر كوئى زكاۃ نہيں ہے؛ كيونكہ اس كا حكم وقف والا ہے۔ اور اس رقم كو چاہے تجارت ميں لگائىں يا نہ لگائىں اس سے حكم نہيں بدلے گا يہى رہے گا۔ تاہم اس ميں زكاۃ كا مال جمع نہيں كروايا جا سكتا؛ كيونكہ يہ مال محض فقرا يا زكاۃ كے ديگر مصارف

کے لیے مختص نہیں ہے۔ " ختم شد
فتاویٰ اللجنة الدائمة " (9/291)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ دیہی سطح پر قائم خیراتی ادارے کے بارے میں کہتے ہیں۔ اس دیہات کے لوگ ماہانہ رقم اس ادارے کے فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور پھر اس فنڈ میں سے حادثات، دیت، اور شادی کے لئے قرض یا تعاون فراہم کیا جاتا ہے۔ :

"اس فنڈ کی رقم پر زکاۃ نہیں ہے؛ کیونکہ فنڈ میں موجود رقم تمام ممبران کی ملکیت سے خارج ہے اس کا کوئی ایک شخص مالک نہیں ہے، تو جس مال کا کوئی متعین مالک نہ ہو تو اس میں زکاۃ نہیں ہوتی" ختم شد
"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (18/184)

ابن عثیمین رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ:
"حکومتی مال ملکی خزانے میں جمع ہو جاتا ہے اور اس خزانے کا کوئی ایک متعین مالک نہیں ہوتا، اس لیے اس پر کوئی زکاۃ نہیں ہے۔" ماخوذ از: شرح الکافی

خلاصہ یہ ہوا کہ:

ملکی خزانے، بیت المال اور اسی طرح وقف شدہ مال پر زکاۃ نہیں ہے؛ کیونکہ وہ کسی ایک شخص کی ملکیت نہیں ہے۔ نیز اس کو سرمایہ کاری میں لگانے یا نہ لگانے سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہو گا۔

واللہ اعلم